29

حنظلہ اور اصحاب رس کے حالات

تاریخ انبیاء

page is left blank intentionally

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تاریخ انبیاءؑ

جلد۔۲۹

تحریر **حیدر رضا** ولد **ابو جعفر** (مرحوم)

رَبَّنَا اغۡفِرۡ لِی وَلِوَالِدَیَّ وَلِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَوۡمَ یَقُوۡمُ الۡحِسَابُ ﴿۴۱﴾

ترجمہ، اے پروردگار حساب (کتاب) کے دن مجھ کو اور میرے ماں باپ کو
اور مومنوں کی مغفرت کیجیو۔ (سورۃ ابراہیم۔۴۱)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کر تمام مرحوم مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہدا، لاوارث مرحومین، میرے تمام آباؤ و اجداد اور بالخصوص نیچے دیئے ہوئے ناموں کی روح کو ایصال فرمائیں، شکریہ

ابو جعفر ولد علی محمد

کنیز سیدہ بنت علی سجاد

حسن جعفر ولد ابو جعفر

اشرف علی ولد محمد علی

محمد شبیر ولد غلام اکبر

بلقیس بانو بنت علی محمد

وَ اخۡفِضۡ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحۡمَةِ وَقُلۡ رَّبِّ ارۡحَمۡهُمَا
كَمَا رَبَّيٰنِيۡ صَغِيۡرًا ﴿۲۴﴾

ترجمہ، اور عجز و نیاز سے ان کے آگے جھکے رہو اور ان کے حق میں دعا کرو کہ اے
پروردگار جیسا انھوں نے مجھے بچپن میں (شفقت سے) پرورش کیا ہے تو بھی ان
(کے حال) پر رحمت فرما۔ (بنی اسرائیل ۲۴)

"شجرِ طیبہ اور شجرِ خبیثہ"

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۲۲۔فروری، ۲۰۲۴

"صراطِ مُستقیم"

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۹۔اپریل، ۲۰۲۴

"تاریخ انبیاءؑ"

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۴۔جولائی، ۲۰۲۰

"حق و باطل کے راستے"

ایڈیشن : اوّل

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر۔۲۰۰۷

"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر۔۲۰۰۹

ایڈیشن : اوّل

سال طبع : مارچ۔۲۰۱۰

مطبع : سندھیکا پرنٹرز

انگلش ترجمہ اور ویب ڈیزائن

ترجمہ اور ڈیزائن : عارف رضا۔ہانی رضا۔محمد رضا

ویب سائٹ : https://yk-shia.com/books
https://play.google.com/store/books/author?id=Hyder+Raza

نمبر شمار	عنوان	جلد نمبر
۱	**تقریظ**	
۲	**انبیاءؑ** کی تعداد اور اُن کے **اُوصیاء**	جلد۔۱
۳	**صفات و معجزات، صحف انبیاءؑ** اور اُن کی تعداد	جلد۔۱
۴	**اُولوالعزم** کے معنی، **انبیائے اُولوالعزم** اور اُن کی تعداد	جلد۔۱
۵	**نبی و رُسولؐ** کے معنی اور عصمت انبیاءؑ	جلد۔۱
۶	حضرت **آدم** علیہ السّلام اور **بی بی حوّا** علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲
۷	حضرت **ہابیل** علیہ السّلام اور قابیل کے حالات	جلد۔۳
۸	حضرت **شیث** علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۴
۹	حضرت **ادریس** علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۵
۱۰	حضرت **نوح** علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۶
۱۱	حضرت **ہود** علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۷
۱۲	حضرت **صالح** علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۸
۱۳	حضرت **ابراہیم** علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۹
۱۴	حضرت **اسمٰعیل و اسحٰق** علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۰
۱۵	حضرت **لُوط** علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۱
۱۶	حضرت **ذوالقرنین** علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۲
۱۷	حضرت **یعقوب** اور **یوسف** علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۳
۱۸	حضرت **ایّوب** علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۴
۱۹	حضرت **شعیب** علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۵
۲۰	حضرت **موسٰی** اور **ہارون** علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۶
۲۱	حضرت **موسٰی** اور **خضر** علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۷
۲۲	حضرت **حزقیل** علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۸
۲۳	حضرت **الیاسؑ، الیسعؑ** اور **الیا** علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۹

جلد نمبر	عنوان	نمبر شمار
جلد۔۲۰	حضرت اسمٰعیل بن حزقیل علیہ السّلام کے حالات	۲۴
جلد۔۲۱	حضرت ذوالکفل علیہ السّلام کے حالات	۲۵
جلد۔۲۲	حضرت لقمان علیہ السّلام کے حالات	۲۶
جلد۔۲۳	حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام اور طالوت وجالوت کے حالات	۲۷
جلد۔۲۴	حضرت داؤد علیہ السّلام کے حالات	۲۸
جلد۔۲۵	اصحاب سبت کے حالات	۲۹
جلد۔۲۶	حضرت سلیمان علیہ السّلام کے حالات	۳۰
جلد۔۲۷	قوم سبا اور اہل ثرثار کے حالات	۳۱
جلد۔۲۸	ہاروت وماروت کے حالات	۳۲
جلد۔۲۹	حنظلہ اور اصحاب رس کے حالات	۳۲
جلد۔۳۰	حضرت شعیا اور حضرت حیقوق علیہ السّلام کے حالات	۳۳
جلد۔۳۱	حضرت زکّریا و یحییٰ علیہ السّلام کے حالات	۳۴
جلد۔۳۲	حضرت عیسےٰ اور بی بی مریم علیہ السّلام کے حالات	۳۵
جلد۔۳۳	حضرت ارمیاؑ، دانیالؑ اور عزیر علیہ السّلام کے حالات	۳۶
جلد۔۳۴	حضرت یونسؑ بن متی اور انکے پدر بزوگوار علیہ السّلام کے حالات	۳۷
جلد۔۳۵	اصحاب کہف ورقیم کے حالات	۳۸
جلد۔۳۶	اصحاب اخدود کے حالات	۳۹
جلد۔۳۷	حضرت جرجیس علیہ السّلام کے حالات	۴۰
جلد۔۳۸	حضرت خالد بن سنان علیہ السّلام کے حالات	۴۱
جلد۔۳۹	حضرت محمد مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے حالات	۴۲
جلد۔۴۰	اُن پیغمبروں کے حالات جن کے ناموں کی تصریح نہیں ہے	۴۳
جلد۔۴۱	بعض بادشاہان زمین کے حالات	۴۴
جلد۔۴۲	بنی اسرائیل اور ان کے علاوہ غیر پیغمبروں کے حالات نادرہ وعجیبہ	۴۵

تقریظ

الحمدللہ، پچھلی کتابوں کی طرح جیسے **"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"**، **"حق و باطل کے راستے"**، **"صراطِ مستقیم"** اور **"شجرِ طیبہ شجرِ خبیثہ"** جیسی کامیاب کتابیں تحریر کرنے کے بعد، عوام کی حوصلہ افزائی اور اللہ تعالٰی کی توفیقات سے ایک اور کاوش **"تاریخ انبیاؑء"** جو کے **"۴۲ جلدوں"** پر مشتمل ہیں حاضر خدمت ہے۔ اس کتاب میں تمام واقعات علامہ محمّد باقر مجلسی علیہ الرحمہ کی کتاب "حیات القلوب" سے لیے گئے ہیں۔ میں نے صرف اتنی کوشش کی ہے کہ انبیاؑء اکرام کی زندگی کے احوال جو کہ قرآن میں بھی بیان ہو چکے ہیں ان کو اور علامہ کی کتاب کے واقعات کو ایک جگہ کیا جائے، ساتھ ہی یہ بھی کوشش کی ہے کہ ان واقعات کو انتہائی مختصر اور آسان لفظوں میں بیان کیا جائے تاکہ اس کتاب سے ہر طبقۂ فکر اور ہر عمر کے لوگ بالخصوص بچے بھی مستفید ہو سکیں اور انبیاؑء کی زندگی سے نصیحت حاصل کر سکیں۔ اگر کسی کو ان واقعے کی مکمل تفصیل یا کسی واقعہ کا حوالہ مقصود ہو، تو علامہ کی کتاب حیات القلوب سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

اس کتاب میں یہ بھی کوشش کی گئی ہے کہ تاریخ انبیاؑء اور ان کے احوال زندگی کو اس طرح بیان کیا جائے کہ ایک عام شخص تمام انبیاؑء کے بارے میں باخوبی جان سکے اور ساتھ ہی یہ بھی جان لے کہ اللہ تعالٰی کے منتخب نمائندوں نے اعلٰی مقام اور فضیلت رکھنے کہ باوجود کس کس طرح کے امتحانات کا سامنا کیا، اور کم و بیش تمام انبیاء نے سخت امتحان دیے اور ان پر صبر کیا۔ اس کتاب سے یہ بھی سبق حاصل کیا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالٰی صرف اپنے نیک بندوں کو ہی امتحانات میں مبتلا کرتا ہے، جب کوئی ان امتحانات پر صبر سے کام لیتا ہے تو کامیابی اس کا مقدر بنتی ہے، اور پھر اللہ تعالٰی ایسے لوگوں کو کامیابی سے نواز کر اعلٰی مقام پر فائز کرتا ہے۔ انشاءاللہ، یہ کتاب بھی میری پچھلی کتابوں کی طرح آپ کے لیے مفید ثابت ہو گی اور آپ کے علم و یقین میں بھی اضافے کا باعث بنے گی۔ اس کوشش میں اگر میری طرف سے کسی قسم کی کوئی غلطی ہوئی ہو تو میں اپنے اللہ سے معافی کا طلبگار ہوتے ہوئے آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ مجھے ضرور اطلاع کریں، میں آپ کا شکر گزار ہو نگا۔

اللہ تعالٰی ہمیں صحیح راستے پر قائم رکھے اور دین کی صحیح معرفت عطا فرما کر عمل کی توفق فرمائیں، آمین

تحریر: حیدر رضا ولد ابو جعفر (مرحوم)

رابطہ ای میل: hyderraza@yahoo.com

حوالے: قرآن کا اردو ترجمہ یہاں سے لیے گئے ہیں: http://cityislam.com/quran.htm

وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ ؕ وَيَعْقُوْبَ
نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ﴿٧٢﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِمْ فِعْلَ
الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ﴿٧٣﴾ وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّ
نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ﴿٧٤﴾ وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ
رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٧٥﴾ وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ
مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٦﴾ وَنَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ
فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٧٧﴾ وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ
وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ﴿٧٨﴾ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ۫ وَّسَخَّرْنَا مَعَ
دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿٧٩﴾ وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ
مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ
الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿٨١﴾ وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ
عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿٨٢﴾ وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ
الرّٰحِمِيْنَ ﴿٨٣﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ
عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿٨٤﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَ
اَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ
نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٧﴾
فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُـْۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾ وَزَكَرِيَّاۤ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ
رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿٨٩﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۫ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ
زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴿٩٠﴾
وَالَّتِيْۤ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَاۤ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٩١﴾ اِنَّ هٰذِهٖۤ
اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴿٩٢﴾

ترجمہ، شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اور ابراہیم اور لوط کو اس سرزمین کی طرف بچا نکالا جس میں ہم نے اہل عالم کے لئے برکت رکھی تھی ﴿۷۱﴾ اور ہم
نے ابراہیم کو اسحٰق عطا کئے۔ اور مستزاد برآں یعقوب۔ اور سب کو نیک بخت کیا ﴿۷۲﴾ اور ان کو پیشوا بنایا کہ ہمارے
حکم سے ہدایت کرتے تھے اور ان کو نیک کام کرنے اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم بھیجا۔ اور وہ ہماری عبادت کیا
کرتے تھے ﴿۷۳﴾ اور لوط جب ان کو ہم نے حکم (یعنی حکمت ونبوت) اور علم بخشا اور اس بستی سے جہاں کے لوگ
گندے کام کیا کرتے تھے۔ بچا نکالا۔ بے شک وہ برے اور بدکردار لوگ تھے ﴿۷۴﴾ اور انہیں اپنی رحمت کے (محل
میں) داخل کیا۔ کچھ شک نہیں کہ وہ نیک بختوں میں تھے ﴿۷۵﴾ اور نوح جب (اس سے) پیشتر انہوں نے ہم کو پکارا
تو ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کو اور ان کے ساتھیوں کو بڑی گھبراہٹ سے نجات دی ﴿۷۶﴾ اور جو لوگ
ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے تھے ان پر نصرت بخشی۔ وہ بے شک برے لوگ تھے سو ہم نے ان سب کو غرق کر دیا
﴿۷۷﴾ اور داؤد اور سلیمان جب وہ ایک کھیتی کا مقدمہ فیصلہ کرنے لگے جس میں کچھ لوگوں کی بکریاں رات کو چر گئی
(اور اسے روند گئی) تھیں اور ہم ان کے فیصلے کے وقت موجود تھے ﴿۷۸﴾ تو ہم نے فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا۔ اور ہم
نے دونوں کو حکم (یعنی حکمت ونبوت) اور علم بخشا تھا۔ اور ہم نے پہاڑوں کو داؤد کا مسخر کر دیا تھا کہ ان کے ساتھ تسبیح
کرتے تھے اور جانوروں کو بھی (مسخر کر دیا تھا اور ہم ہی ایسا) کرنے والے تھے ﴿۷۹﴾ اور ہم نے تمہارے لئے ان کو
ایک (طرح) کا لباس بنانا بھی سکھا دیا تاکہ تم کو لڑائی (کے ضرر) سے بچائے۔ پس تم کو شکر گزار ہونا چاہیئے ﴿۸۰﴾ اور
ہم نے تیز ہوا سلیمان کے تابع (فرمان) کر دی تھی جو ان کے حکم سے اس ملک میں چلتی تھی جس میں ہم نے برکت
دی تھی (یعنی شام) اور ہم ہر چیز سے خبردار ہیں ﴿۸۱﴾ اور دیوؤں (کی جماعت کو بھی ان کے تابع کر دیا تھا کہ ان) میں
سے بعض ان کے لئے غوطے مارتے تھے اور اس کے سوا اور کام بھی کرتے تھے اور ہم ان کے نگہبان تھے ﴿۸۲﴾ اور
ایوب کو جب انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ مجھے ایذا ہو رہی ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے
﴿۸۳﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کرلی اور جو ان کو تکلیف تھی وہ دور کر دی اور ان کو بال بچے بھی عطا فرمائے اور اپنی
مہربانی کے ساتھ اتنے ہی اور (بخشے) اور عبادت کرنے والوں کے لئے (یہ) نصیحت ہے ﴿۸۴﴾ اور اسمٰعیل اور
ادریس اور ذوالکفل یہ سب صبر کرنے والے تھے ﴿۸۵﴾ اور ہم نے ان کو اپنی رحمت میں داخل کیا۔ بلاشبہ وہ نیکوکار
تھے ﴿۸۶﴾ اور ذوالنون جب وہ (اپنی قوم سے ناراض ہو کر) غصے کی حالت میں چل دیئے اور خیال کیا کہ ہم ان پر
قابو نہیں پاسکیں گے۔ آخر اندھیرے میں پکارنے لگے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے (اور) بے شک میں
قصوروار ہوں ﴿۸۷﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کرلی اور ان کو غم سے نجات بخشی۔ اور ایمان والوں کو ہم اسی طرح
نجات دیا کرتے ہیں ﴿۸۸﴾ اور زکریا جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ پروردگار مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب
سے بہتر وارث ہے ﴿۸۹﴾ تو ہم نے ان کی پکار سن لی۔ اور ان کو یحیٰی بخشے اور ان کی بیوی کو اُن کے (حسن معاشرت
کے) قابل بنا دیا۔ یہ لوگ لپک لپک کر نیکیاں کرتے اور ہمیں امید سے پکارتے اور ہمارے آگے عاجزی کیا کرتے تھے
﴿۹۰﴾ اور ان (مریم) کو جنہوں نے اپنی عفّت کو محفوظ رکھا۔ تو ہم نے ان میں اپنی روح پھونک دی اور ان کے بیٹے کو
اہل عالم کے لئے نشانی بنا دیا ﴿۹۱﴾ یہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں تو میری ہی
عبادت کیا کرو ﴿۹۲﴾

حنظلہ اور اصحاب رس کے حالات

حضرت امام رضاؑ سے منقول ہے کہ قبیلۂ بنی تمیم کے اشراف میں سے ایک شخص جس کو عمرہ کہتے تھے حضرت امیر المومنینؑ کی خدمت میں آپ کی شہادت سے تین روز پہلے آیا اور عرض کی مولا مجھے آگاہ فرمائیے کہ اصحاب رس کا کیا قصّہ ہے؟ وہ کس زمانے میں تھے اور کس مقام کے رہنے والے تھے؟ اُن کا باشادہ کون تھا اور خدا نے اُن کی جانب کس پیغمبر کو برائے ہدایت بھیجا تھا یا نہیں؟ وہ کس طرح ہلاک ہوئے اس لئے کہ ہم کتاب خدا میں اُن کو ذکر تو پاتے ہیں مگر ان کے حالات اس میں درج نہیں ہیں۔ امیر المومنین علیؑ ابن ابو طالب نے فرمایا کہ تو نے وہ بات دریافت کی کہ تجھ سے پہلے کسی نے نہیں پوچھی تھی اور میرے بعد کوئی اُن کے حالات بیان بھی نہیں کر سکتا مگر یہ کہ مجھ ہی سے روایت کرے گا۔ کتاب خدا میں کوئی آیت ایسی نہیں کہ جس کی تفسیر میں نہ جانتا ہوں۔ مجھے علم ہے کہ کون سی آیت کہاں نازل ہوئی کِس مقام پر نازل ہوئی، دن میں یا رات میں نازل ہوئی۔ پھر اپنے سینۂ مبارک کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ اس میں بے انتہا علم بھرا ہوا ہے جس کے طلب کرنے والے بہت کم ہیں اور میرے بعد پچھتائیں گے کہ کیوں نہ حاصل کیا۔

اے برادر اُن کا قصّہ یہ کے کہ وہ (اصحاب رس) ایک گروہ تھے جو درخت صنوبر کی پرستش کیا کرتے تھے جس کو شارہ درخت کہتے تھے، جس کو یافث پسر نوحؑ نے ایک چشمہ کے کنارے بویا تھا اس چشمہ کو روشاب کہتے تھے جو بعد طوفان نوح حضرت نوحؑ کے لئے جاری ہوا تھا۔ اُن لوگوں کو اصحاب رس اس لئے کہتے تھے کہ انہوں نے خدا کے ایک پیغمبر کو حضرت سیلمانؑ کے بعد زندہ زمین میں دفن کر دیا تھا۔ وہ ایک نہر کے کنارہ بارہ شہروں میں آباد تھے وہ

نہر جس کو رس کہتے تھے۔ وہ بلاد مشرق میں واقع تھی۔ جس کو اس زمانہ میں ارس کہتے ہیں اور اُن لوگوں کو اُسی نہر کی مناسب سے اصحاب رس کہتے تھے۔ اُس زمانے میں کوئی نہر میٹھے پانی سے لبریز اس نہر سے بہتر روئے زمین پر نہ تھی اور نہ ان کے شہروں سے بہتر اور زیادہ آبادہ دنیا میں کوئی اور شہر تھا۔ اُن کے شہروں کے نام آبان، آرزو دی بہمن، اسفندر، فروردین، اُردی، بہشت، خورداد، مداد، بتر، مہر اور شہر پور تھے۔ ان میں سب سے بڑا شہر اسفندر تھا جو ان کے بادشاہ کا پایہ تخت تھا اور ترکوذ پسر غابور پسر بارش پسر سازن پسر نمرود بن کنعان باشادہ تھا (وہ نمرود) جو حضرت ابراہیمؑ کے زمانے میں تھا اور وہ چشمہ اور وہ درخت صنوبر اسی شہر میں واقع تھا اور اُن شہروں میں سے ایک شہر میں اس درخت صنوبر کے تخمی پھل کے بیج بوئے تھے اور اس چشمہ سے جو بڑے صنوبر کے درخت کے قریب جاری تھا ایک نہر بنائی تھی جو ان درختوں کو سیراب کرتی تھی جو اُن بیجوں سے اُگے تھے یہاں تک وہ سب درخت بڑے ہو گئے اور اُن چشموں اور نہروں کے پانی جو اُس چشمے سے نکالے گئے تھے اپنے اور اپنے چوپایوں کس لئے حرام کر رکھا تھا اور اُن چشموں کا پانی نہیں پیتے تھے اور کہتے تھے کہ ان چشموں کے پانی ہمارے خداؤں کی زندگی کا سبب ہیں اور مناسب نہیں کہ کوئی اپنے خداؤں کی زندگی کا پانی (پی کر) کم کرے بلکہ وہ خود اور اُن کے مویشی نہر رس سے پانی پیتے اور استعمال کرتے تھے جس کے کنارے ان کے شہر آباد تھے اور ہر مہینے ایک ایک شہر میں عید منائی جاتی تھی اور جس شہر میں عید مناتے تھے اُس کے باشندے اُس صنوبر کے پاس حاضر ہوتے جو اُن کے شہر میں ہوتا اور اُس پر ریشمی پردہ ڈالتے جس پر مختلف صورتیں بنی ہوتی تھیں اور گایوں اور بھیڑیوں کی اُس درخت صنوبر کے لئے قربانی کرتے تھے اور لکڑیاں جمع کر کے اُن قربانیوں میں آگ لگا دیتے۔ جب دھوآں اور اُن کے بخارات ہوا میں بلند ہوتے اور آسمان چھپ جاتا تو وہ سب کے سب اُس درخت کو سجدہ کرتے روتے اور گریہ و زاری کرتے تا کہ وہ درخت اُن سے راضی ہو۔ اُس وقت شیطان آکر اُس درخت کی ڈالیوں کو ہلاتا

اور درخت کے تنہ سے ایک لڑکے کی سی آواز میں بولتا اور کہتا کہ میرے بندو میں تم سے راضی ہوا تمہارے دل مسرور اور آنکھیں روشن ہوں۔ یہ سُن کر وہ سجدے سے سر اُٹھاتے اور شراب پیتے اور دف وغیرہ بجاتے اور گاتے اور تمام رات و دن عیش و طرب میں بسر کرتے تھے دوسرے دن اپنے اپنے گھروں کو واپس جاتے تھے۔ اسی وجہ سے عجم کے لوگوں نے اپنے مہینوں کے یہ نام رکھے ہیں۔ چنانچہ ابانماہ اور آذرماہ ان شہروں کے نام کی مناسبت سے مہینون کے نام ہیں۔ چونکہ ہر مہینے میں کسی ایک شہر میں عید ہوتی تھی لہذا کہتے تھے کہ یہ فلان شہر کی عید ہے اور ان مہینوں کے نام اُن شہروں کے نام پر مشہور ہوئے اور جب اُن کے سب سے بڑے شہر کی عید ہوتی تو ہر چھوٹے اور بڑے اس شہر میں جاتے اور اُس بڑے درخت صنوبر اور اُس چشمہ کے پاس حاضر ہوتے اور ایک بڑی رشیمی پردہ جس پر طرح طرح کی صورتیں بنی ہوئی ہوتیں اُس درخت پر ڈال دیتے اور سراپردہ کے سامنے بارہ درگاہ بناتے کہ ہر درگاہ اُن کے بارہ شہروں میں سے ایک شہر والوں کے لئے مخصوص تھے اور پروہ کے باہر سے اُس درخت صنوبر کو سجدہ کرتے اور اُس کے واسطے قربانیاں کرتے اتنی ہی قربانیاں جتنی ہر درخت کے لئے الگ الگ کرتے تھے پھر ابلیس ملعون آکر اُس درخت کو ہلاتا اور اُس میں سے آواز دیتا اور اُن سے کلام کرتا۔ اُن سے وعدے کرتا اور اُن شیطانوں سے زیادہ امیّدیں دلاتا جو دوسرے درختوں کے شیاطین ان کو امیّدیں دلاتے تھے۔ پھر وہ لوگ سجدہ سے سر اُٹھاتے اور خوب شراب پیتے اور عیش و عشرت میں بارہ روز تک تمام سال کی عیدوں کے برابر گذارتے پھر اپنے اپنے گھروں کو واپس جاتے۔

جب ان کا کفر و طغیان حد سے بڑھ گیا تو خداوند عالم نے بنی اسرائیل میں سے ایک رسول اُن کی طرف بھیجا جو ان کو خدا کی معرفت اور اس کی عبادت کی ہدایت کرتا لیکن وہ اس کی پیروی سے انکار ہی کرتے رہے۔ جب پیغمبر نے دیکھا کہ وہ اپنے کفر و ضلالت میں غرق ہیں اور پیغمبر کی

نصیحت و ہدایت سے اپنے خواب غفلت سے بیدار نہیں ہوتے اور اپنی بھلائی و نیکی کی جانب رُخ نہیں کرتے تو جب اُن کے سب سے بڑے شہر کی عید کا زمانہ آیا۔ بارگاہ الٰہی میں مناجات کی کہ خداوندا تیرے یہ بندے میری تکذیب اور تیری ذات سے انکار کے سوا کوئی امر نیک اختیار نہیں کرتے۔ لٰہذا جس درخت کو پوجتے ہیں تو اُسے خشک کر دے اور اپنی قوت و طاقت ان کو دکھا دے۔ اس دُعا کا یہ اثر ہوا کہ دوسرے روز صبح کو اُن گمراہوں نے دیکھا کہ ان کے تمام درخت خشک ہو گئے ہیں۔ جس سے وہ بہت مستعجب اور خوفزدہ ہوئے اور اُن میں دو گروہ ہو گئے، ایک کہتا تھا کہ یہ مرد جو خدائے آسمان و زمین کی پیغمبری کا دعوے کرتا ہے اس نے جادو کر دیا ہے تاکہ تمہاری روزی جو تمہارے خداؤں کی جانب سے ملتی ہے۔ اپنے خدا کی جانب سے قرار دے اور دوسرا گروہ کہتا تھا ایسا نہیں بلکہ تمہارے خداؤں کو تم پر غصہ آگیا ہے اس سبب سے کہ یہ مرد اُن کے عیوب بیان کرتا ہے اور ان کی مذمت کرتا ہے اور تم اس کو منع نہیں کرتے اس سبب سے اپنی تازگی اور شگفتگی تم سے پوشیدہ کر لی ہے تاکہ تم اُن کی وجہ سے اس مرد غضبناک ہو۔ اور اس سے انتقام لو۔ یہ سوچ کر اُن گمرہوں نے اپنے پیغمبر کے قتل کا مشورہ کیا۔ اور مار ڈالنے پر متفق ہو گئے اور سیسے کے بہت سے نلکے بنائے۔ بہت چوڑے اور کشادہ اور ایک دوسرے میں جوڑ جوڑ کر اُس چشمۂ بزرگ کی تہہ تک لے گئے اور اُن نلکوں میں سے پانی نکال کر اُس کے اندر گئے اور اندر ایک بڑا گہرا کنواں کھودا اور پیغمبرؑ کو اُسی کنوئیں میں ڈال کر کنوئیں کے مُنہ پر ایک بہت بڑا پتھر رکھ دیا۔ اور باہر نکل آئے پھر اُن نلکوں کو چشمے سے نکال لیا کہ پانی اُس کنوئیں کے اوپر سے چشمے کی سطح تک برابر جاری ہو گیا۔ اُس وقت کہنے لگے کہ اب ہمارے خدا ہم سے راضی ہو گئے ہوں گے کیونکہ انہوں نے دیکھ لیا کہ ہم نے اُس شخص کو مار ڈالا جو ان کی مذمت کرتا تھا اور سب سے بڑے خدا (صنوبر) کے نیچے اس کو ہم نے دفن کر دیا۔ ممکن ہے اب اُن کی تازگی و طراوت ہمارے واسطے

ترجمہ، اور عاد اور ثمود اور کنوئیں والوں اور ان کے درمیان اور بہت سی جماعتوں کو بھی (ہلاک کر ڈالا) ﴿۳۸﴾ سورۃ الفرقان

واپس آجائے اور اس روز تمام دن پیغمبر کے فریاد و نالہ کی آواز سنتے رہے کہ وہ اپنے خدا سے دُعا کرتے تھے کہ بارالہا تو میری اس تنگ جگہ کو اور میرے غم واندوہ کو دیکھ رہا ہے میری بیکسی اور بیچارگی پر رحم کر اور میری روح کو جلد قبض کرلے اور اس میں تاخیر مت کر۔ یہاں تک کہ وہ مظلوم پیغمبر رحمت الٰہی سے واصل ہوئے صلوات اللہ علیہ۔ اُس وقت حق تعالیٰ نے جبرئیل کو وحی کی کہ یہ میرے بندے بہت سرکش ہوگئے ہیں اور میرے عذاب سے لاپروا اور مطمئن ہیں میرے غیر کی عبادت کرتے ہیں اور انہوں نے میرے پیغمبر کو مار ڈالا۔ کیا یہ گمان کرتے ہیں کہ میرے عذاب کا مقابلہ کرلیں گے یا میرے ملک اور بادشاہی سے باہر نکل سکتے ہیں حالانکہ میں اپنے ہر نافرمان سے اور عذاب سے نہ ڈرنے والے سے انتقام لینے والا ہوں۔ مجھے اپنی عزّت و جلال کی قسم ہے کہ میں ان لوگوں کو (اس طرح معذب کروں گا کہ) تمام عالم کے لئے (ان کا حال) عبرت و نصیحت قرار پاجائے۔ غرضکہ وہ بدستور اپنی عید منانے میں مشغول تھے کہ ناگاہ ایک سُرخ ہوائے تند اُن پر آئی جس سے وہ سب متعجب ہوئے اور ڈر کر ایک دوسرے سے لپٹ گئے پھر خدا نے زمین کو اُن کے پیروں کے نیچے جلتا ہوا (پگھلا ہوا) گندھک بنادیا اور ایک سیاہ ابر اُن پر چھا گیا جس سے آگ برسنا شروع ہوئی جس نے اُن کے بدنوں کو پگھلا کر پانی بنادیا جیسے سیسہ آگ میں پگھل کر پانی ہوجاتا ہے (امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ) میں خدا کے غضب سے اُسی کی پناہ چاہتا ہوں (طاقت و قوت خدائے بزرگ وبلند ہی کے ساتھ ہے)

دوسری روایت کے مطابق اصحاب رس وہ گروہ تھے جنہوں نے اپنے پیغمبر کو کنوئیں میں ڈالا تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ چوپایوں کے مالک تھے ایک کنواں بنا رکھا تھا جس کے چاروں طرف بیٹھتے تھے اور بتوں کی پرستش کرتے تھے۔ خدا نے حضرت شعیبؑ پیغمبر کو ان کی طرف بھیجا تھا۔ ان لوگوں نے حضرت کی تکذیب کی تو اُن کا کنواں خراب و برباد ہوگیا اور وہ سب زمین کے اندر

دھنس گئے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اُن کے لئے خدا نے ایک پیغمبر بھیجا تھا جن کا نام حنظلہ تھا۔ انہوں نے پیغمبر کو مار ڈالا اس لئے ہلاک ہوئے۔ بعض کا قول ہے کہ رس ایک کنواں ہے انطاکیہ میں انہوں نے حبیب نجّار کو قتل کرکے اس کنوئیں میں ڈالا دیا تھا۔ اُن کی عورتیں باہم مساحقہ کرتی تھیں جن کا ذکر خدا نے قرآن میں کیا ہے۔ (کس قدر بڑا کنواں معطل تھا اور کیسے محکم محل تھے جن کے رہنے والے ہلاک ہوئے اور وہ سب ویران و برباد ہوگئے بعض کا قول ہے کہ وہ ایک کنواں حضر موت میں تھا اور اس شہر میں حاضو کہتے تھے وہاں وہ چار ہزار اشخاص آباد ہوئے تھے جو حضرت صالحؑ پر ایمان لائے تھے۔ حضرت صالحؑ بھی اُن کے ساتھ تھے۔ جب اُس جگہ وہ لوگ آباد ہوگئے تو حضرت صالحؑ برحمت الٰہی واصل ہوئے۔ اس سبب سے اُس مقام کو حضرت موت کہنے لگے۔ پھر ان کی نسلیں بڑھیں اور ان کی کثرت ہوئی تو انہوں نے سرکشی شروع کی اور بتوں کو پوجنے لگے۔ پھر خدا نے ان کی طرف ایک پیغمبر کو بھیجا جن کا نام حنظلہؑ تھا۔ ان ظالموں نے ان کو بر سر عام بازار میں مار ڈالا۔ تو خدا نے ان سب کو ہلاک کر دیا۔ وہ سب کے سب مر گئے اُن کا کنواں معطل و بیکار ہوگیا اور ان کے بادشاہ کا محل تباہ ہوگیا۔ (غرض کہ بے شمار رواتیں ہیں مگر ایک روایت جو نیچے دی جارہی ہے یہ کچھ مختلف تھی اس لئے یہاں پر ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں)

ایک اور روایت ملتی ہے کہ اصحاب رس وہ جماعت تھی جن کی عورتیں آپس میں مساحقہ کرتی تھیں (جیسے مرد آپس میں اغلام کرتے ہیں) اس لئے خدا نے اُن کو اپنے عذاب سے ہلاک کر دیا۔ دوسری روایت کے مطابق کہ اصحاب رس دو گروہ تھے۔ ان میں سے ایک گروہ کا ذکر خدا نے قرآن میں کیا ہے۔ وہ جماعت تھی جو نہر کے پاس آباد تھی اور اُن کو اصحاب رس کہتے تھے۔ اُن میں خدا نے بہت سے پیغمبروں کو مبعوث فرمایا اور کوئی دن ایسا نہ تھا جس میں کسی پیغمبر نے ان کی ہدایت نہ کی ہو اور انہوں نے اس کو نہ مار ڈالا ہو۔ وہ نہر آوز بائجان وارمینہ کے درمیان

آذر بائجاں کی آخری حد تک جاری تھی اور وہ سب چلیپ کی پرستش کرتے تھے۔ اور ایک روایت کے مطابق باکرہ لڑکیوں کو پرستش کرتے تھے۔ جب تیس سال پورے ہو جاتے تو اس لڑکی کو مار ڈالتے اور دوسری لڑکی کو خدا بنا لیتے تھے۔ اُس نہر کی چوڑائی تین فرسخ تھی۔ وہ ہر شب و روز میں اتنی بلند ہوتی تھی کہ اُن کے پہاڑوں کی نصف بلندی تک پہنچ جاتی لیکن اس کا پانی دریا یا میدانوں میں نہیں جاری ہوتا بلکہ اُن کی آبادی کی حدوں تک پہنچ کر ٹھہر جاتا تھا اور پھر ان کے شہروں میں گشت کرتا پھرتا تھا۔ خدا نے ایک مہینے میں تیس پیغمبر اُن کے لئے بھیجے انہوں نے سب کو قتل کر ڈالا تو خدا نے ایک پیغمبر کو بھیجا جس کے ساتھ اپنی نصرت بھی قائم رکھی تو اُس پیغمبر نے اُن سے جہاد کیا جو حق تھا جہاد کا۔ ان لوگوں نے اُس کا مقابلہ کیا اور اس کے دفع کرنے میں جب مشغول ہوئے تو خدا نے میکائیلؑ کو بھیجا اُس وقت اُن کے دانہ بونے کا زمانہ تھا اور پانی کی بیحد ضرورت ہوا کرتی تھی۔ حضرت میکائیلؑ نے اُن کی نہروں کا پانی دریا کی طرف پھیر دیا۔ سب پانی دریا میں چلا گیا اور اس نہر سے جس قدر چشمے نکلتے تھے اُن سب کی طرف دیواریں کھڑی کر دیں اور میکائیلؑ کے ساتھ پانچ ہزار فرشتے تھے جنہوں نے وہ پانی جو نہر میں باقی رہ گئے تھا نکال کر دریا میں ڈال دیا اور نہر کو خالی کر دیا۔ پھر خدا نے جبرئیلؑ کو بھیجا، انہوں نے اُن تمام نہروں اور چشموں کو خشک کر دیا جو اُن کے شہروں میں تھے اور ملک الموت کو بھیجا جنہوں نے اُن تمام مویشیوں کو مار ڈالا اور باد شمال و جنوب اور صبا و دبور کو حکم دیا کہ اُس نے اُن کے تمام مال و کپڑے وغیرہ کو پراگندہ کر دیا اور پہاڑوں اور دریاؤں میں ڈال دیا اور زمین کو حکم دیا تو اُس نے اُن کے تمام ظروف اور سیم و زر کو نگل لیا۔ وہ سب زمین کے اندر ہیں اور قائم آل محمدؐ کے زمانے میں ظاہر ہوں گے۔ جب صبح ہوئی تو وہ سب بیدار ہوئے اور دیکھا کہ ان کے نہ مال ہیں نہ مویشیاں ہیں، نہ پانی ہے نہ دانہ ہے، نہ لباس و فرش و ظروف وغیرہ ہیں تو ان میں سے بہت تھوڑے خدا پر ایمان لائے اور خدا نے ان کی ہدایت کی۔ ایک غار کی جانب جو ایک پہاڑ میں تھا جس کا راستہ ان سے قریب تھا تو وہ اس غار میں پناہ گزیں

ہوئے اور انہوں نے نجات پائی وہ اکیس مرد اور چار عورتیں اور دس لڑکے تھے اور صہ جو اپنے کفر وطغیان پر باقی رہے۔ چھ لاکھ آدمی تھے جو بھوک اور پیاس میں تڑپ تڑپ کر مر گئے۔ ایک بھی باقی نہ بچا پھر تھوڑے لوگ (۳۵ آدمی) جو ایمان لائے تھے اپنے گھروں کو واپس آئے دیکھا کہ سب ویران وتباہ ہو چکے ہیں اور اہل شہر سب فنا ہو چکے ہیں تو نہایت خلوص سے نجات ورہائی بخشنے والے کی بارگاہ میں گریہ وزاری اور فریاد کی کہ پروردگار عالم پانی وزراعت اور مویشیان بقدر ضرورت عطا کردے کہ اُن کی سرکشی کا باعث ہو اور قسم کھائی اور عہد واقرار کیا کہ اگر خدا وند عالم کوئی رسول اُن کے لئے مبعوث فرمائے۔ تو اُس کی مدد کریں گے اور اس پر ایمان لائیں گے چونکہ خداوند عالم ان کے نیتوں کے سچائی جانتا تھا اس لئے اُن پر رحم فرمایا اور ان کی نہریں جاری کر دیں اور جس قدر انہوں نے مانگا اس سے زیادہ عطا فرمایا پھر وہ لوگ ہمیشہ مطیع وفرمانبردار رہے یہاں تک کہ وہ ختم ہو گئے اور ان کی نسل سے ایک گروہ پیدا ہوا جو ظاہر میں اطاعت وعبادت کرتے تھے اور حقیقت میں منافق تھے۔ خدا نے ان کو بھی مہلت دی یہاں تک کہ ان لوگوں نے بھی بڑی نافرمانیاں کیں اور خدا کے دوستوں کو مخالفت ودشمنی میں مشغول رہے تو خدا نے ان کے دشمن کو اُن پر مسلط کر دیا جس نے بہتوں کو قتل کر ڈالا اور جو باقی رہ گئے خدا نے ان میں دبائے طاعون پھیلا دیا جس سے سب کے سب مر گئے اور کوئی باقی نہ رہا۔ ان کی نہریں اور عمارتیں دو سو سال تک خراب وویران پڑی رہیں آخر خدا نے دوسرے ایک گروہ کو لا کر اُن کے مکانوں میں آباد کیا۔ وہ لوگ مدتوں مطیع وفرمانبردار رہے اس کے بعد اُن میں بھی فساد شروع ہوا اور وہ لوگ بھی بدکاریاں کرنے لگے۔ اپنی بیٹیوں، بہنوں اور عورتوں کو ہدیے اور تحفہ کے طور پر اپنے ہمسایوں دوستوں اور ساتھیوں کو دیتے تھے کہ اُن سے بدکاری کریں اور اس کو صلہ واحسان سمجھتے تھے۔ یہاں تک کہ اس سے بدتر عمل کے مرتکب ہونے لگے۔ مرد مردوں سے لواطہ کرنے لگے اور عورتوں کو ترک کر دیا۔ عورتوں پر جب خواہش نفسانی غالب ہوئی تو وہ بھی آپس میں مساحقہ

کرتیں جس طرح مرد آپس میں بدفعلی کرتے تھے۔ (اُن عورتوں کو اس عمل بد کی تعلیم ایک ملعونہ جس کا نام وَلْہاَث تھا اس نے دی اور یہ عمل قبیح اس کی تعلیم سے رونما ہوا)۔ تو خدا نے اُن پر ایک بجلی کو مسلط فرمایا۔ ابتدائی شب میں اور رات کے آخری حصّہ میں زمین کے اندر دھنسانا شروع کیا اور زمین سے نہایت ڈراؤنی آواز بلند ہوتی رہی یہاں تک کہ طلوع آفتاب تک اُن میں سے کوئی باقی نہیں رہا۔

ترجمہ، ان سے پہلے نوح کی قوم اور کنوئیں والے اور ثمود جھٹلا چکے ہیں (۱۲) سورۃ ق

(نوٹ: بقیہ انبیاء کے حالات زندگی اگلی جلدوں میں ملاحظ فرمائیں۔)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کر ابو جعفر ولد علی محمد، کنیز سیدہ بنت علی سجاد، حسن جعفر ولد ابو جعفر اور تمام مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہداء ملت، لاوارث مرحومین خصوصاً میرے اباؤ واجداد کی روح کو بخش دیں۔ شکریہ

page is left blank intentionally